

## 8189 - اسلام میں بچے کی پرورش کا زیادہ حقدار کون ہے

### سوال

شادی کے کچھ برس بعد ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس سے بچہ لینے کی کوشش کی ، اب وہ عورت سوال کرتی ہے کہ بچے کی پرورش کا اسے زیادہ حق ہے یا کہ طلاق دینے والے خاوند کو، جبکہ خاص کر وہ خود دوسرے ملک اپنے خاندان کے ساتھ رہنے کے لیے جائے گی ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مردوں کی بنسبت عورتوں کو بچوں کی پرورش کا زیادہ حق حاصل ہے ، اور اس مسئلہ میں اصل عورتیں ہی ہیں ، اس لیے کہ بچوں کے لیے عورتیں ہی زیادہ مشفق اور رحم کرنے والی اور چھوٹوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی وہی صحیح اور لائق ہیں ، اور وہ پرورش اور تربیت کے معاملہ میں زیادہ صبر کرنے والی اور مشقت برداشت کر سکتی ہیں ۔ اور بالاتفاق بچہ یا بچی کی پرورش کا زیادہ حق ماں کو ہی حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں پرورش کرنے کی تمام شروط پائی جائیں ، اور اگر ماں کہیں اور نکاح کر لے تو اسے یہ حق حاصل نہیں رہے گا ۔

پرورش کرنے والے میں مندرجہ ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے :

- تکلیف : یعنی مکلف ہو ۔

- حریت : یعنی وہ آزاد ہو غلام نہ ہو ۔

- عدالت : یعنی عادل ہو ۔

- اگر بچہ مسلمان ہو تو پھر پرورش کرنے والا بھی مسلمان ہونا چاہیے ۔

- بچے کی ضروریات پوری کرنے کی استطاعت و قدرت رکھے ۔

- عورت پرورش والے بچے سے کسی اجنبی مرد سے شادی شدہ نہ ہو ۔

اگر ان شروط میں کوئی شرط مفقود ہو یا پھر کوئی مانع مثلا مجنون، یا پھر شادی وغیرہ پیدا ہو جائے تو پرورش کا حق ساقط ہو جائے گا۔

اور جب یہ مانع زائل ہو جائے تو پرورش کا حق اسے دوبارہ مل جائے گا، لیکن اولی اور بہتر یہ ہے کہ پرورش کیے جانے والے بچے کی مصلحت کو مدنظر رکھا جائے اس لیے کہ بچے کا حق مقدم ہے۔

پرورش کی مدت امتیاز اور استغناء کی عمر تک ہے، یعنی پرورش اس وقت تک رہے گی جب تک بچہ تمیز تک نہ پہنچ جائے اور دوسروں کا محتاج نہ رہے، یعنی وہ اکیلا کھا پی سکے، اور اسی طرح استنجا وغیرہ بھی اکیلا ہی کر سکے تو پرورش کی مدت ختم ہو جائے گی۔

اور جب وہ اس حد تک پہنچ جائے چاہے وہ بچہ ہو یا بچی پرورش کی مدت ختم ہو جائے گی، اور یہ تقریباً سات یا آٹھ برس کی عمر ہے۔

اور سفر کی بنا پر پرورش کی منتقلی کے بارہ میں گزارش ہے کہ :

جب والدین آپس میں جدا ہو جائیں اور سفر کی بنا پر اپنے بچے کی پرورش کے متعلق آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اس مسئلہ میں سفر کی کئی ایک صورتیں ہیں :

1 - اگر والدین میں سے کوئی ایک منتقلی کے لیے نہیں بلکہ وہ کچھ دیر کے بعد اپنے اس سفر سے واپس آ جائے گا تو اس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے۔

2 - اگر والدین میں سے کوئی ایک کسی دوسرے ملک میں مستقل رہائش کے لیے سفر کرے اور راستہ یا پھر وہ ملک خطرناک ہو تو اس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے۔

3 - اور اگر دونوں میں سے کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہونا اور وہیں رہنا چاہے اور ملک اور راستہ پر امن ہے تو پھر اس صورت میں ماں سے زیادہ والد بچے کا حق رکھتا ہے، چاہے منتقل ہونے والا والد ہو یا والدہ۔

4 - اور اگر والدین دونوں ہی ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونا چاہیں تو پھر اس صورت میں والدہ بچے کی پرورش کا حق باقی رکھتی ہے۔

5 - اگر سفر کی مسافت بہت کم ہو اور والد انہیں اور وہ ہر روز والد کو دیکھ سکتے ہوں اس صورت میں بھی ماں کو حق پرورش حاصل ہے۔

جب بچہ حد استغناء کو پہنچ جائے اور وہ کسی کا محتاج نہ رہے تو پرورش کی مدت ختم ہو جائے گی، اور اس کے بعد

بچے کی مدت کفالت شروع ہوگی جو کہ اس کی بلوغت تک رہے گی یا پھر اگر بچی ہو تو اس کے حیض آنے تک رہے گی ، اس طرح مدت کفالت بھی بلوغت کے وقت ختم ہوگی اور بچہ اپنے تصرفات میں آزاد تصور کیا جائے گا ۔

چھوٹے بچوں کی کفالت میں عورت کا حق :

فقہاء کے مذاہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو بالجملہ بچے کی کفالت کا حق حاصل ہے ، اور خاص کر ماں اور نانی کو ، لیکن فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ جب والدین بچے کی کفالت میں اختلاف کریں اور دونوں کفالت کی اہلیت بھی رکھتے ہوں تو اس صورت میں کفالت کا زیادہ حق کسے حاصل ہوگا ؟

مالکیہ اور ظاہریہ کے ہاں توماں کو بچے کی کفالت کا زیادہ حق حاصل ہوگا چاہے وہ بچہ ہو یا بچی ۔

اور حنابلہ بچہ ہونے کی صورت میں اختیار دیتے ہیں ، لیکن اگر بچی ہو تو پھر باپ کو زیادہ حق ہے ۔

احناف کے ہاں بچہ ہو تو والد کو اس کا زیادہ حق حاصل ہے ، اور اگر بچی ہو تو ماں کو حق کفالت زیادہ ہے ۔

ان میں سے راجح یہی لگتا ہے کہ جب وہ آپس میں تنازع کریں اور شروط کفالت بھی پائی جائیں تو اس میں تخییر والا قول صحیح ہے ۔